بفیض روحانی
نمونۂ شدت
حضرت عمرو
اعلیحضرت خلیفہ
و مظہر اعلی
حضرت امام
المناظرین شیر
بیشۂ سنت الشاہ مفتی
حشمت علی خان
قادری رضوی رضی
المولیٰ عنہ



ماہنامہ حشمت ضیا

اپریل
۲۰۲۲
{April-2022}

سنیت کا کام کریں گے فتاویٰ رضویہ عام کریں گے

مدیر : عبید حشمت علی

تزئین کار : محمد سہیل رضا حشمتی
(عرب شریف)

آر این آر آرٹس گلبرگہ

© Mahnama Hashmat Ziya

ماہنامہ
حشمت ضیا
اپریل ۲۰۲۲ء

مدیر
عبید حشمت علی غفرلہ

تزئین کار
محمد سہیل رضا حشمتی غفرلہ القوی
(عرب شریف)

بفیضِ رُوحانی

امیر المومنین خلیفتہ المسلمین شیر خدا مولائے کائنات **مولی علی** کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

ثم

ام المومنین زوجۂ رسول اللہ **حضرت خدیجۃ الکبریٰ** سلام اللہ علیہا

ثم

ام المومنین محبوبۂ رسول اللہ **حضرت عائشہ صدیقہ** رضی المولیٰ عنہا

ثم

شہزادیِ رسول طیبہ طاہرہ **سرکاراں فاطمہ زہرا** سلام اللہ علیہا

ثم

جملہ **شہداء و مجاہدین بدر** رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ثم

سلطان العارفین، محبوب حق سرکار تیفور بن عیسی المعروف **بایزید بسطامی** رضی المولیٰ عنہ

زیرِ سایۂ کرم

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند، شیر ہندوستان، **حضرت علامہ مفتی محمد ادریس رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند، مفتیٔ اعظم پیلی بھیت **حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند، صاحب کشف و کرامت، جنید زماں **حضرت علامہ مفتی محمد ناصر رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت محقق عصر، رئیس التحریر **حضرت مفتی محمد فاران رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

فہرست

نوٹ: تمام مشمولات کی صحت ودرستگی پر مجلس ادارت کی گہری نظر رہتی ہے پھر بھی اگر کوئی شرعی غلطی راہ پاجائے توآگاہ فرما کر اجر کے مستحق بنیں۔ ان شاءاللہ تعالی کسی قریبی شمارے میں تصحیح کردی جائیگی۔

نعت شریف

تضمین بر کلام امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ

از— نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت محقق عصر رئیس التحریر علامہ مفتی محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

دیدار رب تجھے ہوا تیری الگ ہی شان ہے
پہونچے مکاں سے لامکاں اور لگا اک آن ہے
نکلی تھی دیکھنے کو حد حیران اب یہ جان ہے

کب سے طلب میں گشت ہے کب تک کرنگے انتظار
عاصی ہیں، ہیں تو تیرے ہی گرچہ ہیں ہم گناہگار
ان کا کرم جو ہو کبھی ہم بھی لگائیں یہ پکار

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جان مراد اب کدھر ہائے تیرا مکان ہے

پیشِ نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

رفعت میں ان کی حد ہے کیا ہم کو بتاؤ تو رضا
حیراں ہوں میں تو خود رضا کیا کیا کہوں تجھے شہا
یہ تو ہے صیغِ راز ہی ضد ہے تجھے تو سن ذرا

پھرتی نسیم سحر ہے کس کی طلب ہیں گام گام
دریا کو جستجو ہے کیا کیوں پھر رہا ہے صبح و شام
تیری ہی فکر میں ہیں گم تیرا ہی ذکر اور نام

فرش پہ جاکے مرغ عقل تھک کے گرا غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائے تیری ہی داستاں ہے

دنیا کا حشر کا تجھے کیا کیا **فاران** خوف تھا
قبر ہے پل صراط بھی اعمال سے بھی ڈر ہوا
پھر جو اَنَا لَھَا سنا دل جھوم کر یہ بول اٹھا

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

آداب صحبت وزیارت مشائخ

از-امام طریقت حضرت نظام یمنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم سمنانی اشرف جہانگیر رضی المولیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشائخ کا دیدار ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اس عبادت کی قضا ادا کرنے کا وقت نہیں ہے۔

دیدار مشائخ کے فوائد:

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے کہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد اصحاب طلب کے لئے یہ بہت اہم اور ضروری ہے کہ مشائخ روزگار اور مردان نامدار کی خدمت میں اپنی عمر گراں مایہ کو صرف کرے اس لئے کہ ان کی ایک ملاقات سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ بہت سے چلوں (اربعین) اور زبردست مجاہدوں سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔ خاص طور پر اپنے پیرو مرشد کی نگاہ لطف و کرم مرید کے لئے اکسیر دولت ہے، نامعلوم کی وقت مرید ان کی نگاہ کی اکسیر سے کندن ہو کر صاحب اسرار بن جائے۔

آنچہ زر میشود از پرتو آں قلب سیاہ
کیمیائیست کہ در صحبت درویشاں است

ترجمہ: درویشوں کی صحبت ایسی کیمیا ہے کہ جس کے پرتو سے تاریک دل سونا بن جاتا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا کہ حضرت سلطان المشائخ (خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ) پالکی میں سوار کہیں تشریف لے جا رہے تھے ایک جگہ آپ کو بہت زیادہ بھیڑ نظر آئی۔ آپ نے اپنے خادموں سے دریافت کیا کہ یہ کیسی بھیڑ لگی ہے؟

انہوں نے عرض کیا کہ یہاں ایک درویش تشریف رکھتے ہیں۔ ان کے پاس ان کے معتقدین کا یہ ہجوم لگا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا محافہ اس درویش کے پاس لے چلو تاکہ میں بھی شرف ملاقات حاصل کر لوں۔ جب آپ کی پالکی درویش

کے قریب پہنچی تو آپ نے کچھ دیر تک درویش پر نظر کی پھر فرمایا کہ پالکی یہاں سے واپس لے چلو، چنانچہ پالکی وہاں سے واپس لیجائی گئی۔ جب کچھ راستہ طے ہوگیا تو آپ کے اصحاب واحباب نے دریافت کیا کہ آپ (بغیر ملاقات کے) واپس کیوں ہوگئے حضرت نے اس استفسار کے جواب میں فرمایا کہ درویش سے ملاقات کا مقصود اس کی نعمت کا معلوم کرنا تھا کہ وہ کس دولت ونسبت کا مالک ہیں۔ جب اس کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس کوئی نعمت نہیں ہے بلکہ ایک درویش کی نظر اس کے پردۂ بنی پر پڑگئی تھی جس کے باعث اس کو یہ جمعیت حاصل ہوگئی (اتنی مخلوق اس کے پاس جمع ہے) مجھے امید ہے کہ اس نظر کی برکت سے سعادت ابدی اور دولت سرمدی بھی اس کو مل جائے گی۔

سرفرازان را ببین کاندر زمان
می دہند از یک نظر ہر دو جہان
خیمۂ گردون بپا آوردہ اند
از طناب ہمت دریادلان
شمع خورشید جہان میر دبدم
گردر فشد ذرہ از نور شان

ترجمہ: ان سرفراز بندوں کو دیکھو کہ وہ ایک نظر سے دونوں جہاں کی دولت عطا فرمادیتے ہیں، یہی وہ حضرات ہیں کہ خیمۂ گردوں انہی دریادل حضرات کی ہمت کی طنابوں سے قائم ہے۔ آفتاب جہاں کی روشنی بھی ماند پڑجاتی ہے اگر ان کے نور کا ایک ذرہ بھی چمکتا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا: منقول ہے کہ ایک قاتل کو قتل کی سزا میں سولی پر چڑھایا گیا، اسی رات میں کسی بزرگ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہی قاتل بہشت کے باغوں میں سیر کر رہا ہے، اور جنت میں ہر طرح کی نعمتیں اس کو میسر ہیں، اس قاتل سے ان بزرگ نے دریافت کیا کہ تو دنیا میں ایک بہت بڑا قاتل تھا، آخرت میں یہ مرتبہ تجھ کو کس طرح حاصل ہوگیا اس نے جواب دیا کہ جب مجھے پھانسی پر چڑھایا گیا تو حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ ادھر سے گزر رہے تھے انہوں نے نظر

شفقت سے مجھے دیکھا تھا اور میرے لیے دعا فرمائی تھی، حق تعالیٰ نے ان کے دیدار کی برکت سے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبرا نے ارشاد کیا کہ جس نے بہت سے مشائخ کی زیارت کی ہے وہ اتنا ہی افضل و برتر ہے اس شخص سے جس نے کم مشائخ کا دیدار کیا ہے۔ گروہ صوفیہ میں دیدار مشائخ کے سلسلے میں اسی طرح مجھے یہ اعزاز حاصل ہے۔

منقول ہے کہ شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے جو نیشار پور کے مشائخ متاخرین میں سے تھے وہ نیشاپور کے مشائخ کے دیدار سے بہت بہرہ ور تھے، انھوں نے شیخ ابو عثمان حیری اور شیخ محفوظ کی نیشاپور میں زیارت کی اور سمر قند میں محمد فضیل بلخی رحمۃ اللہ علیہ بلخ میں محمد فاضل رحمۃ اللہ علیہ جرجان میں علی رحمۃ اللہ علیہ رے میں ابویوسف بن ابوالحسن، بغداد میں جنید شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ وسمنون رحمۃ اللہ علیہ ابن عطاد حریری شام میں طاہر مقدسی وابن جلا وابو عمر دمشقی، مصر میں ابو بکر دراق وابو علی رودباری کی صحبت پائی اور اسی طرح کے دوسرے بہت سے مشائخ کی انہوں نے زیارت کی اور ان سے بہت سی احادیث نقل کیں۔ ایک روز شیخ عبداللہ خفیف اور شیخ ابوالحسن ایک تنگ پل سے جب گزرنے لگے تو عبداللہ خفیف نے ان سے کہا کہ تم پہلے آگے چلو، ابو الحسن نے کہا کہ مجھ میں ایسی کون سی فضیلت ہے کہ آپ کے آگے چلوں، انہوں نے فرمایا کہ آپ نے سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی کو دیکھا ہے اور میں نے نہیں دیکھا حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا کہ شیخ الاسلام کا ارشاد ہے کہ اس طائفہ صوفیہ کے لئے سب سے عظیم نسبت مشائخ کا دیدار اور ان کی صحبت ہے۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ پیروں کا دیدار صوفیہ کے فرائض میں سے ہے کہ مشائخ اور پیروں کے دیدار سے وہ کچھ حاصل ہوتا ہے جو اور کسی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

حدیث قدسی میں وارد ہے:

میں بیمار ہوا تو نے عیادت نہیں کی۔

میں نے سوال کیا تو نے جواب نہیں دیا۔

شیخ الاسلام کا بھی ارشاد یہی ہے کہ بارگاہ الٰہی میں عرض کیا الٰہی! یہ کیا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو مرتبہ دیا ہے کہ جس نے ان لوگوں کو پالیا اس نے تجھے پالیا اور جس نے ان لوگوں کو نہیں پہچانا اس نے تجھ کو نہیں پہچانا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ;

اور تو ان کو دیکھتا ہے جو تیری طرف نظر کرتے ہیں لیکن وہ تجھ کو نہیں دیکھتے

لیکن یہ بات جوانمردوں (صوفیاء) سے تعلق رکھتی ہے جوانمرد کو چاہئے کہ جوانمرد کو دیکھے جس نے جوانمرد کو دیکھا گویا اس نے حق دیکھ لیا اس لئے کہ حق اس کے ساتھ ہے۔

(شیخ السلام فرماتے ہیں) قصہ سرمد حق، کبھی کبھی ایک غلام کو ایک غلام کے ہاتھ سے یکایک مل جاتا ہے، خود کو اس غلام کے بہانے سے لوگوں کی نگاہوں میں جلوہ آرا کرتا ہے تاکہ آنکھیں اس کے دیدار سے آسودہ ہوں، لیکن جب یہ حقیقت رخصت ہو جاتی ہے تو پھر وہ غلامی میں آجاتا ہے اور اگر وہ حقیقت میں آزاد ہو گیا ہے تو پھر وہ غلامی میں واپس نہیں آتا اور یہ مناسب ہی ہے کہ غلامی کا فتنہ غلامی ہی سے پیدا ہوتا ہے اس طرح ایک حقیقت سے ہزاروں بہانے پیدا ہوتے ہیں جب بہانہ ختم ہو گیا تو حقیقت جلوہ نما ہو گئی۔ ہاں اس کام کو کون انجام دے سکتا ہے، یہ تو انسان کے بس کا کام نہیں۔ ایک کی نظر بہانے پر ہے اور ایک کی نظر حقیقت کار پر ہے۔ ایسے شخص کی نظر میں بہانے کی کیا حقیقت۔

قطعہ

صورت درویش را کردہ حجاب
حق فرود آید بمعنے در نقاب
دیدگان معنی بدید از صور تش
دیدہ حق واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: صورت درویش کو تو ایک پردہ بنالیا ہے، حق تو درحقیقت اس نقاب اور پردہ میں ہے وہی اس کا نظارہ کر سکتا ہے جس نے صورت میں معنی

(حق) کو تلاش کیا. پس اس نے حق کو دیکھ لیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کہا گیا ہے کہ حضرات صوفیا میں زیارت مشائخ ایک بڑی نسبت ہے اور ایک بلند مقام ہے کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے کہ فلاں صاحب نے فلاں مرشد محترم کی زیارت کی ہے یا فلاں شیخ کی صحبت سے بہرہ اندوز ہوا ہے۔ پس دیدار مشائخ کو بہت غنیمت سمجھنا چاہیے کہ پیروں کے دیدار کا موقعہ اگر ہاتھ سے نکل گیا تو پھر اس کو نہیں پا سکتا۔ حضرت شیخ الاسلام فرماتے تھے کہ فن حدیث اور دوسرے علوم دینیہ میں میرے شیوخ بہت ہیں لیکن تصوف و حقیقت میں میرے شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اگر میں ان کے دیدار سے مشرف نہ ہوتا اور ان کی ارادت کا شرف نہ پاتا تو میں حقیقت کو نہیں جان سکتا تھا۔ نفس اور حقیقت میں آویزش ہوتی رہتی۔

حضرت قدوہ الکبرا فرماتے تھے کہ ہرچند کوئی شخص گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو اور صغیرہ گناہوں سے بھی نہ بچتا ہو اگر کسی درویش کی نظر کیمیا اثر اس پر پڑ جائے تو بہت جلد اس کو مناہی و معاصی کے گرداب سے نکال کر انابت و توبہ کے ساحل پر وہ شیخ پہنچا دے گا۔

حضرت قدوۃ الکبرا نے تقریباً ان الفاظ میں یہ واقعہ بیان فرمایا:

شیخ عیسی عیاد یمنی ایک بازاری عورت کے پاس سے گزرے، آپ نے اس فاحشہ عورت سے فرمایا کہ میں عشاء کی نماز کے بعد تیرے پاس آؤنگا۔ یہ سن کر وہ بہت خوش ہوئی اور خود کو خوب بنایا سنوارا اور لباس فاخرہ پہن کر بیٹھ گئی نماز عشاء کے بعد شیخ اس کے یہاں پہنچے اور اس کے گھر میں دو رکعت نماز ادا فرما کر باہر نکل آئے، اسی وقت اس فاحشہ کی حالت دگرگوں ہو گی، آلات فسق توڑ پھوڑ کر آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور سارا مال و متاع خیرات کر دیا۔ شیخ نے اس خاتون کا نکاح اپنے ایک مرید سے کر دیا اور اس درویش سے کہا کہ اس نکاح کی دعوت ولیمہ کرو اور اس میں عصیدہ پکاؤ اور اس کے

لئے روغن خریدو، وہاں کے ایک رئیس کو جو اس خاتون کی طرف مائل تھا یہ قصہ سن کر بہت تعجب ہوا۔

بیت۔

فتادہ کشتی اندر بحر عصیان
کہ بیرونش کند جز لطف یزدان

ترجمہ: وہ کشتی جو بحر عصیاں میں ڈانواں ڈول ہو رہی ہے اس کو خدا کی مہربانی کی سوا کون ساحل سے لگا سکتا ہے۔

اور جب یہ معلوم ہوا کہ اسے ایک درویش کے نکاح میں دے دیا گیا ہے لیکن ولیمے کے عصیدہ کی تیاری کے لئے روغن نہیں ہے تو امیر نے ازراہ تمسخر دو بوتلیں شراب سے بھری ہوئی شیخ کے پاس بھیج دیں اور کہلا بھیجا مجھے اس خبر سے بہت خوشی ہوئی اور میں یہ دو بوتل روغن بھیج رہا ہوں اس کو عصیدہ میں ڈال کر کھائیں۔ جب امیر کا فرستادہ پہنچا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے آنے میں بہت دیر کردی، پھر دونوں بوتلوں میں کچھ تھا۔ عصیدہ میں ڈال دیا اور فرستادہ سے فرمایا بیٹھوں اور کھاؤ۔ عصیدہ میں پڑا ہوا روغن اس قدر لذیذ تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کھایا تھا۔ امیر کو جب اس کرامت کی خبر ہوئی تو امیر بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ہاتھ پر توبہ کی۔

حضرت قدوۃ الکبرا نے فرمایا کہ شیخ کے مریدوں اور اصحاب میں باہم دگر اس قدر اخلاص و اتحاد ہونا چاہیے کہ اسباب اور دوسرے ساز وسامان میں من وتو کا معاملہ پیدا نہ ہو کہ ایک کہے یہ پاپوش میری اور دوسرا کہے کہ میری ہے تو یہ یگانگت اور خصوصیت کے خلاف بات ہوگی بلکہ کسی کو بھی ملکیت کا مدعی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ بے ملک ہونا ہی ان حضرات (صوفیہ) کی صفت ہے۔ ان کا ایک مالک ہے جس کے یہ سب مملوک ہے اور مالک اپنی ملک میں جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔

(لطائف اشرفی جلد ۱، صفحہ ٦٧٢)

☆☆☆☆☆☆

سچے سنی بنو

از: مجدد الوقت حضور سید میر عبد الواحد بلگرامی رضی المولیٰ عنہ

اس پر بھی اہل سنت کا اجماع ہے کہ نبیوں کے بعد دوسری تمام مخلوق سے بہتر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق، ان کے بعد عثمان ذو النورین اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور ان سب کے بعد وہ لوگ ہیں جو عشرۂ مبشرہ میں باقی بچتے ہیں۔ ان دسوں کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخلے کی بشارت دی ہے اور بالیقین فرمایا کہ ابو بکر جنت میں ہیں، عمر فاروق جنت میں ہیں۔ عثمان جنتی ہیں۔ علی جنتی ہیں۔ طلحہ جنتی ہیں۔ زبیر جنتی ہیں۔ سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ سعید بن زید جنتی ہیں۔ عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہیں۔ اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

شرح عقائد میں لکھا ہے کہ تین شخص اور ہیں جن کے جنتی ہونے اور ایمان پر خاتمہ ہونے کی یقینی خبر جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ ایک حضرت فاطمہ کو، ان کو جنت کی عورتوں کی سردار کہا ہے۔ دوسرے حضرت حسن تیسرے حضرت حسین رضی اللہ عنہم کہ ان دونوں کو جنت کے نوجوانوں کا سردار فرمایا ہے اور آداب المریدین کی شرح میں لکھا ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں جائیں گے پس حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی انھیں میں کر دیجیے۔ ارشاد ہوا کر دیا۔

اس پر بھی اجماع ہے کہ تمام پیغمبر علیہم السلام تمام فرشتوں سے بہتر ہیں اور فرشتوں کو آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت ہے جس طرح پیغمبروں اور مسلمانوں میں باہمد گر۔ اس پر بھی اتفاق رکھتے ہیں کہ

کامل ایمان یہ ہے کہ آدمی زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور اعضا سے عمل کرے لہٰذا جو شخص زبان سے اقرار نہ کرے وہ کافر۔ جو دل سے نہ مانے وہ منافق اور جو اعضاء بدن سے کام نہ لے وہ فاسق ہے۔ نیز اللہ تعالی کا دل سے پہچاننا اور زبان سے (بلاوجہ) اقرار نہ کرنا دنیا میں مفید نہیں۔ ہاں وہ ایمان جو زبانی اقرار سے ثابت ہوتا ہے۔ کسی زیادتی اور کمی کو قبول نہیں کرتا، البتہ ہاتھ پیروں وغیرہ کے کاموں میں زیادتی اور نقصان پایا جاتا ہے۔ اور دل سے تصدیق کرنے میں کمی نہیں زیادتی ضرور ہے۔

اس پر بھی اجماع ہے کہ مزدوری، تجارت اور صنعت مباح ہے جب کہ نیکی اور پرہیز گاری پر مدد کی خاطر ہو مگر شرط یہ ہے کہ روزی حاصل کرنے کی جگہوں کو ہی رزق کے حاصل کرنے کا سبب نہ جانے۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ حلال کا حاصل کرنا فرض ہے اور دنیا حلال سے خالی بھی نہیں۔ نیز جس طرح حلال رزق ہے حرام بھی رزق ہے اور اس مسئلہ میں معتزلی ہمارے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حرام رزق نہیں۔

اللہ تعالی کے لیے دوستی اور اسی کے لیے دشمنی ایمان کے بہترین کاموں میں سے ایک ہے۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ اللہ والوں کی کرامتیں پیغمبروں کے وقت میں بھی ظاہر ہو سکتی ہیں اور دوسرے وقتوں میں بھی۔

جاننا چاہیے کہ مذہبِ اہلسنت و جماعت کے تمام علماء کہ محدثین فقہا اور صوفیا ہیں۔ ان تمام عقیدوں سے متفق ہیں جو ابھی مذکور ہوئے مگر اے سچے سنی تجھے بہت سی باتوں میں غیب پر بھی ایمان لانا ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کو تو دیکھ نہیں سکتا۔ اور فرشتے نہ تجھے محسوس ہیں نہ وہ تیری نظر میں سمائے ہوئے اور تمام نبیوں اور رسولوں نے پردہ فرمایا اور رحمت کی آرام گاہوں میں آرام کر رہے ہیں اور آخرت کی تمام باتیں اور قیامت کی حالتیں آنے والی چیزیں ہیں لہٰذا تو ان سب پر بے دیکھے ایمان لا اور یہ سب اللہ کے سکھانے اور بتلانے پر موقوف ہے۔

عقائد کاں رہ مردان سنی ست
ہمہ موقوف بر علم لدنی ست

یعنی وہ عقیدے جو مسلمانانِ اہلسنت کی راہ ہیں سب علمِ لدنی پر موقوف ہیں۔

شریعتِ محمدی اور دینِ احمدی وہ بے عیب اور سیدھا راستہ ہے جس پر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس اور اپنی امت میں سے لاکھوں ولیوں صالحوں شہیدوں اور حق پسندوں کو لے کر چلے۔اسے شکوک و شبہات کے خس و خاشاک اور کانٹوں سے پاک کیا۔اس کی نشانیوں اور منزلوں کو مقرر اور واضح کیا۔ ہر قدم پر ایک نشان قائم کیا اور ہر سرائے میں توشہ راہ رکھا۔اور ڈاکوؤں سے حفاظت کے لیے ایک قوی قافلہ سالار ہمراہ کیا۔ تو اگر کوئی ہوس کا بندہ، دین میں نئی باتیں تراشنے والا، کسی دوسرے راستے پر بلائے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی بات پر کان نہ دھریں اور سچے دین کی حمایت میں اس کو دھتکار دینا اسے اپنے فرائض میں شمار کریں۔

آخر یہ اہل بدعت وضلالت وہی تو فرقہ ہے جو اپنے آپکو اسلام کے لباس میں، محض دھوکا دہی کی خاطر ظاہر کرتا ہے اور اپنے خراب عقیدوں کو سینے میں چھپائے رکھتا ہے اور ظاہر میں مسلمانوں میں گھلا ملا رہتا ہے اور خود کو حق آگاہ عالموں کی صورت میں ظاہر کرتا ہے اور جب موقع پاتا ہے ایمانی عقیدوں کو بگاڑنے اور اسلامی ستونوں کو ڈھانے کے لیے نئی بنیاد قائم کرتا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کے پاک دلوں کو فطری پاکی سے پھیر دیتا ہے۔ خود کو اسلامی سپر کے پردہ میں چھپاتا اور مخلوقِ خدا کی نظروں سے چھپ کر لوگوں کو بدعت اور گمراہی کی جانب بلاتا ہے اور یہ اسلام کے سادہ دل مسلمان جو نیک اور بد اور سنت وبدعت کو نہیں پہچانتے ان کی فصاحت بھری عبارتوں اور بلاغت سے پر کلموں پر، بھول کر دین کے دشمن اور شیطان کے ساتھی بن جاتے ہیں۔اور جب علمائے دین اور بزرگانِ اسلام کے علم کی روشنی سے ان کی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں تو لا محالہ یہ۔ لوگ اہلِ شریعت کو اپنا دشمن بنا لیتے ہیں اور اللہ والے علماء، جو حقیقتاً آسمانِ اسلام کے ستارے ہیں، لوگوں کو ان انسانی شیطانوں سے محفوظ رکھتے ہیں اور ان کے نورانی سانس، شہاب ثاقب کی طرح شریعت کے ان اچکوں کو چاروں طرف ہانک

دیتے ہیں اور ان کو پتھراؤ اور سنگ اندازی سے متفرق کر دیتے ہیں۔

پس اے بھائیو خوب جان لو کہ سنت کے بھیدوں کی گہرائیوں کو جاننا اور بدعت کے نشانوں کی اندرونی باتوں کو معلوم کرنا ممکن ہی نہیں جب تک ایمان اور اسلام کی روشنی اور محبت و تعظیم کی رہبری میسر نہ ہو۔ اور ان کا سمجھ لینا عقل کے احاطہ سے باہر ہے اس لیے کہ عقل تو صرف دنیائے حکمت میں الٹ پھیر کر سکتی ہے کارخانۂ قدرت میں اسے ہر گز ہر گز کوئی دخل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ عقل جب قدرت کے کارخانوں کی کوئی بات سنتی ہے تو یا تو اس کے محال ہونے کا حکم لگا دیتی ہے اور کہتی ہے کہ جو چیز سمجھ میں نہ آئے وہ قدرت کے تحت بھی نہیں یا اس کو ظاہر سے پھیر دینے اور بدل دینے میں جلدی کرتی ہے کہ فلاں اشارہ سے یہ چیز مراد ہے۔ اللہ تعالی کا قول ہے:

يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ ۙ وَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ.

"اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے ہٹا دیتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انھیں دی گئیں۔"

تو زمانے کے ان عاقلوں کی شکایت فضول ہے اور اگر عقل اپنی حدود میں رہتی اور قدرت کے کارخانوں کے مقابلے میں اپنی عاجزی کا اقرار کرتی تو غلطی میں کبھی نہ پڑتی۔

فصل امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے لوگوں نے مذہب اہل سنت و جماعت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔ و تفصل الشیخین تحب الختنین و تری المسع علی الخفین۔ "یعنی مذہب اہل سنت یہ ہے کہ تم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو، فضیلت دو اور حضرت عثمان غنی اور مولائے علی رضی اللہ تعالی عنہما سے محبت کرو اور موزوں پر مسح کو جائز جانو۔" اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مولائے علی کرم اللہ تعالی وجھہ فضیلت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی

اللہ عنہما سے اگرچہ کم ہیں مگر خود ان میں کوئی نقصان اور کمی نہیں اور شیخین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی محبت ختنین یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مولائے علی کرم اللہ تعالی وجہہ کی محبت برابر ہے اس میں کوئی فرق اور کجی نہیں۔

(سبع سنابل شریف صفحہ ٥٦)

☆☆☆☆☆☆

ایک پراسرار فتویٰ

از- اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان محدث بریلوی رضی المولیٰ عنہ

مسئلہ ۶۴: از ادیپور میواڑ راجپوتانہ اسکول مرسلہ مولوی وزیر احمد صاحب مدرس ۲۴/ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ

اس شہر میں روافض فرقہ اسمعیلہ بوہرہوں کے امام بڑے ملا آئے ہیں ان کا دعوٰی ہے کہ _میں داعی وقت ہوں، امام اور عامل میں ہی مقرر کرتا ہوں، میں قوم کا مالک ومختار ہوں_ ان کو بوہرے سیدنا کے لفظ سے پکارتے ہیں، جب یہ شہر میں آئے توان کی سواری بڑی شان وشوکت کے ساتھ مع دو تین ہزار بوہروں کے مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جس راستہ میں واقع ہے اس طرف ہوکر نکلی تو مدرسہ حنفیہ کے ممبران سنت جماعت حنفی مذہب والوں نے مدرسہ کو رنگ برنگ کے کاغذ کے پھریروں سے آراستہ کیا، اور ایک بڑے سرخ کپڑے پر بڑے بڑے کاغذ کے حروف بنا کر _خوش آمدید_ لکھا اور بڑے ملا صاحب کے نظارے کے لئے آویزاں کردیا اور جب ملا صاحب کی سواری مدرسہ کے قریب آئی تو حنفی ممبران مدرسہ نے ادب کے ساتھ ملا صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور گلدستے نذر کئے اور ان کے سر پر پھول اُچھالے اور بعد میں ممبران مدرسہ ملا صاحب کی قیام گاہ میں ملا صاحب کو مدرسہ میں آنے کی دعوت دینے کو گئے، تو ملا صاحب نے ان لوگوں کو دس دس بیس روپے کا انعام دے کر رخصت کیا، اب ارشاد فرمائیں کہ حنفیوں کا بوہرے فرقہ کے امام کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا کیسا ہے۔ اگر ان ممبروں نے اس لالچ سے کہ ملا صاحب مدرسہ میں کچھ روپیہ دے جائیں گے ایسا کیا تو یہ ان کا ایسا کرنا کیسا ہے اور یہ لوگ حنفی مذہب کے مدرسہ کے ممبر مانے جانے کے قابل ہیں یا نہیں اور بے پڑھے مسلمانوں پر اس کیا اثر پڑے گا؟

الجواب:

جن لوگوں نے ایسا کیا انھوں نے اپنے لئے جہنم کا سامان پورا کرلیا انھوں نے بدفعلی سے عرش الٰہی کو

ہلادیا، انھوں نے واحد قہار کا غضب اپنے سرلیا، انھوں نے قرآن عظیم کی تحقیر کی، انھوں نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد دی، یہ اسی بناپر ہے کہ انھوں نے روپیہ کے لالچ سے ایسا کیا اگر دل سے اسے ان تعظیموں کا مستحق جانتے تو کھلے کافر ہوتے،اوراب بھی فقہاء کے اطلاق ان کے بارے میں بہت سخت ہیں کہ وہ بخوشی بلا ضرورت ان ملعون حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں ان پر فرض ہے کہ جس اعلان کے ساتھ ان ناپاک حرکتوں سے شیطان پھیلایا اور بے پڑھے مسلمانوں کا دین ڈھایا ابلیس لعین کا پھریرا سر بازار اڑایا اسی اعلان کے ساتھ عام مجمعوں میں توبہ کریں اور مناسب کہ از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں پھر اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں، اگر توبہ نہ مانیں تو ایسے لوگ اس قابل بھی نہیں کہ مسلمان ان کو اپنے پاس بیٹھنے دیں سنی مدرسے کی رکنیت تو بڑی چیز ہے،اس حال پر بھی جو انھیں رکن مدرسہ دینیہ رکھیں گے اللہ ورسول و مسلمین سب کے خائن وبدخواہ ہوں گے،

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار

ظالموں کی طرف میل نہ کروکہ تم کو دوزخ کی آگ لگے گی۔

دوسری آیت میں ہے:

واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین

اگر تجھے شیطان بھلادے توی اد آنے پر ظالمو ں کے پاس نہ بیٹھو۔

دو حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذٰلک العرش رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ وابویعلی فی المسند والبیہقی فی شعب الایمان عن انس وابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے (محدث ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ میں روایت کیا ہے اور ابویعلٰی نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس

کے حوالے سے اور ابن عدی نے _الکامل_ میں حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے روایت کیا (اللہ تعالٰی ان دونوں سے راضی ہو۔)

نیز حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سلم علی صاحب بدعۃ اولقیہ بالبشر اواستقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی االلہ تعالٰی عنہما ۔

جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اتاری گئی (اسے خطیب نے حضرت ابن عمر (اللہ تعالٰی ان دونوں سے راضی ہو) سے روایت کیا۔

نیز چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الدین ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن عبداللہ بن بشیر وابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقۃ والحسن بن سفین فی مسندہ وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل والسخری فی الابانۃ عن ابن عمرو ھو وابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ التابعی المکی الثقۃ مرسلا ۔

جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے دین کے ڈھادینے پر مدد دی (امام طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے الحلیہ میں عبداللہ بن بشیر سے اس کو روایت کیا۔ ابن عدی اور ابن عساکر نے مسلمانوں کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ سے اور حضرت حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اور ابو نعیم نے الحلیۃ میں معاذ بن جبل کے حوالے سے اور السخری نے الابانۃ میں عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے اور اس نے ابن عدی نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس کو روایت کیا، نیز امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابراہیم بن میسرہ

جو کہ تابعی مکی اور قابل اعتماد ہیں نے بصورت ارسال اس کو روایت کیا۔)

دو حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندہا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ رواہ الامام احمد فی کتاب الزہد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید واحمد ایضا فیہ عن عطاء بن یسار مرسلا۔

جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ، (امام احمد نے کتاب الزہد اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اچھی اور عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا، نیز امام احمد نے اسی میں عطا بن یسار سے بطور مرسل روایت فرمائی۔)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من استعمل رجلا من عصابۃ وفیہم من ہو ارضی اللہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین، رواہ الحاکم وصححہ وابن عدی والعقیلی والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں سب کی خیانت کی، (ابن حاکم نے اس کو روایت کرکے صحیح قرار دیا، ابن عدی، عقیلی، طبرانی اور خطیب بغدادی نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا (اللہ تعالیٰ باپ، بیٹے دونوں سے راضی ہو)۔

فتاوی ظہیریہ امام ظہیر الدین واشباہ والنظائر محقق زین و تنویر الابصار شیخ الاسلام غزی و در مختار میں ہے:

لوسلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر ولوقال لمجوسی یااستاد تبجیلا کفر۔

اگر کسی مسلمان نے کسی ذمی کافر کو بطور عزت و توقیر سلام کیا تو وہ کافر ہو جائے گا، کیونکہ کافر کی عزت افزائی کفر ہے، اور اگر کسی نے آتش پرست کو تعظیم کے طور پر _اے استاد_ کہا تو وہ کافر ہو گیا۔

فصول عمادی وعقد الفرائد ودر مختار وجامع الفصولین ونور العین ومحیط وعالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

مایکون کفرااتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح، واللہ تعالٰی اعلم۔

جو چیز بالاتفاق کفر ہے وہ عمل اور نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی اولاد، اولاد زنا ہو گی اور جس چیز کے کفر ہونے میں اختلاف ہے تو ارتکاب کرنے والے کو توبہ استغفار اور تجدید نکاح کا حکم ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۲۱، صفحہ ۱۹۰)

☆☆☆☆☆☆

دیوبندی و قادیانی کا مکالمہ

از: امام المناظرین حضرت شیر بیشۂ سنت رضی المولی عنہ

میں ایک بار بریلی شریف سے گجرات کو براہ اجمیر شریف آرہا تھا۔ باندی کوئی کے اسٹیشن پر ایک قادیانی اور ایک دیوبندی بھی ریل میں سوار ہوئے ان دونوں میں باہم جو گفتگو ہوئی دلچسپی سے خالی نہیں تھی۔ اس لئے اپنی یاد کے موافق اسے یہاں نقل کرتا ہوں۔

دیوبندی قادیانی سے: کیوں جناب؟ آپ کہاں جائیں گے؟

قادیانی: جناب میں بھروچ کے ضلع میں کوئلے چونے وغیرہ کی تجارت کے لئے جایا کرتا ہوں وہیں جارہا ہوں احمد آباد کچھ کام تھا اس لئے ادھر سے چلا آیا اور آپ کہاں تشریف لے جائیں گے۔

دیوبندی: جی میں راندیر ضلع سورت جارہا ہوں تھانہ بھون حاضر ہوا تھا حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہو کر آرہا ہوں اور آپ کس کے مرید ہیں؟

قادیانی: جناب میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہوں.

دیوبندی: استغفراللہ! لاحول ولا قوۃ الا باللہ معاذاللہ۔

قادیانی: کیوں جناب آپ کو اس قدر غصہ کیوں آگیا، خیر تو ہے؟

دیوبندی: آپ اسی مرزا قادیانی کے مرید ہیں جو کافر مرتد تھا۔ پھر غصّہ کی وجہ پوچھتے ہیں۔

قادیانی: جناب غصّہ کی کوئی بات نہیں اگر کوئی کفر مرزا صاحب کا آپ کو معلوم ہو تو بتایئے۔

دیوبندی: آپ کے مرزا کاایک کفر ہے؟ اجی اس نے سیکڑوں کفریات بکے ہیں۔

قادیانی: میں پھر کہتا ہوں آپ غصّہ کیوں فرماتے ہیں مرزا صاحب کا کوئی کفر بتائیے۔

دیوبندی: اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ رافع البلاء صفحہ ۱۵ پر لکھا خدا ایسے شخص یعنی عیسی کو کس طرح دوبارہ دنیا میں لا سکتا جس کے پہلے ہی فتنے نے دنیا کو تباہ کر دیا دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالی کو عیسی علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں لانے سے عاجز بتایا۔

قادیانی: اگر خدا کو عاجز بتانا کفر ہے تو آپ کے مولوی رشید احمد گنگوھی نے خدا کو جھوٹا لکھا اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے گنگوھی جی بھی کافر ہیں اور اگر گنگوہی جی مسلمان ہیں تو مرزا صاحب بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: جواب سے عاجز رہ کر اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بہت سخت توہینیں کی ہیں۔

قادیانی: اگر مرزا صاحب نے عیسی علیہ السلام کی توہین کی تو دیوبندیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سخت گستاخیاں کیں آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا آپ کے پیر تھانوی جی نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چار پاؤں کے مثل لکھا اور اس کے سوا بھی بہت عبارتیں ہیں اگر عیسی علیہ السلام کی توہین کفر ہے تو محمد رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین بھی کفر ہے۔ اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی وامبیٹھی تھانوی صاحبان بھی ضرور کافر ہیں اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

دیوبندی: آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں کیا مرزا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا کیا ایسا شخص کافر نہیں؟

قادیانی: اجی جناب مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کے ایک عجیب و غریب معنی بتائے ہیں وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے

معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پچھلے نبی صرف یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مہر مہر کی وجہ سے فرمان شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان شاہی پر مہر شاہی نہ ہو اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا تو خاتم النبیین کے معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور کو خود اللہ نے بغیر کسی کے واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی ہے اور حضور کے سوا اور جتنے نبی ہوں گے سب کو حضور کے طفیل سے نبوت ملے گی تو اور سب نبی بالفرض نبی ہوں گے تو اب جو شخص یہ دعوی کرے کہ مجھ کو بغیر حضور کے واسطہ کے نبوت ملی ہے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص یہ دعوی کرے کہ میں حضور کا غلام ہوں مجھ کو حضور کے طفیل سے نبوت ملی ہے تو وہ سچّا ہے خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لئے جائیں جو مرزا صاحب نے بیان فرمائے تو حضور کا خاتم النبیین ہونا صرف انبیائے سابقین کے اعتبار سے خاص نہ ہو گا بلکہ اگر حضور کے زمانہ میں بھی بلکہ حضور کے بعد بھی ایک نہیں لاکھوں نبی پیدا ہوں تو پھر بھی حضور کا خاتم النبیین ہونا ویسا ہی باقی رہتا ہے اور حضور اگلے پچھلے تمام نبیوں کے خاتم یعنی مہر ہوں گے۔ یہ وہی مضمون ہے جو دیوبندی گروہ کے نانوتوی جی نے اپنی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۳ وصفحہ ۱٤ و صفحہ ۲۸ پر بیان کیا۔ اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے نانوتوی جی بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: آپ فضول بات بڑھاتے ہیں بھلا بتایئے کیا مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ام المومنین نہیں لکھتا تھا کیا یہ اس کا کفر نہیں؟

قادیانی : جناب مرزا صاحب نے تو اپنی زوجہ کو ام المومنین لکھا مگر آپ کے پیر تھانوی صاحب نے تو معاذ اللہ ام المومنین سے اپنی بیوی کی تعبیر دی چنانچہ الامداد صفر ۱۳۲۵ ہجری میں ہے ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر یعنی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انھوں نے مجھ سے کہا کہ میرا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ملے گی، اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس

سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھی وہی قصہ یہاں ہے دیکھئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کے آنے کا خواب گڑھا اور کمسن عورت ملنا اس کی تعبیر بیان کیا گیا اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی کافر ہیں اور گر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: آپ فضول ضد کئے جاتے ہیں بھلا بتایئے کیا مرزا قادیانی نے عیسی علیہ السلام کے معجزات کو اپنی کتاب ازالۂ اوہام کے صفحہ ۱۵۱ سے صفحہ ۱۶۳ تک مسمیرزم اور لہوولعب وغیرہ نہیں بتایا کیا ایسا کہنے والا بھی کافر نہیں ہوگا۔ آپ اسے کافر نہ کہے مگر میں تو اسے دس بار کافر کہوں گا۔

قادیانی: یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہے سو مرتبہ کافر کہیں مگر مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کے دیوبندی گروہ کے امام مولوی اسمعیل دہلوی نے اپنے رسالہ منتصب امامت صفحہ ۳۱ ۳۲ پر لکھا "بسیار چیز است که ظهور آن از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمرون می شود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقومی و اکمل ازاں از ارباب سحرواصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد منقول از حصہ سوم فتاویٰ گنگوہی صفحہ ۱۲۳ " یعنی بہت سی چیزیں جن کا اللہ کے مقبولوں سے ظاہر ہونا معجزہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسے ان سے زیادہ قوی ان سے بڑھ کر کامل باتیں تو جادو گر وطلسمات والے دکھا سکتے ہیں خرق عادت میں معجزہ اور کرامات دونوں داخل ہیں مگر کرامت کو تو آپ لوگ کیا مانیں گے اس لئے میں نے صرف معجزہ ہی پر بحث کی اب فرمایئے اگر مرزا صاحب عیسی علیہ السلام کے معجزات کو مسمیریزم کہہ کر کافر ہو گئے تو آپ کے امام مولوی اسمعیل دہلوی جادو اور شعبدہ کو معجزہ سے زیادہ قوی اور کامل بتا کر کافر ہو گئے اور اگر یہ کافر نہیں تو وہ کس طرح کافر ہوں گے۔

دیوبندی: آپ خواہ مخواہ اپنی ضد کو پال رہے ہیں کیا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعوی نہیں کیا کیا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا کافر نہیں۔

قادیانی: مسکرا کر دیکھئے آپ ہر ایک بات سے گریز فرمارہے ہیں میں برابر آپ کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا اچھا سینئے الامداد صفر ۱۳۳۹ھ میں ایک شخص کا خواب چھپا ہے کہ وہ خواب میں "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ" پڑھتا ہے جب جاگتا ہے تو "اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی" پڑھتا ہے اور دن بھر اسے یہی خیال رہتا ہے اور جھوٹا بہانہ کرتا ہے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی وہ اپنا یہ واقعہ آپ کے پیر تھانوی صاحب کو لکھتا ہے تھانوی صاحب اسے جواب دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالی متبع سنت ہے اگر تھانوی صاحب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے کو کفر جانتے تو صاف جواب دیتے کہ تو کافر ہو گیا تو نے مجھے دن بھر نبی جپا تو اسلام سے نکل گیا تو نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ تیرے نکاح سے نکل گئی اس سے دوبارہ نکاح کرو ورنہ جماع زنا ہو گا اور اولاد حرامی اور زبان کی بے اختیاری کا بہانہ جھوٹا ہے دن بھر جاگتے میں ہوش کے ساتھ مجھے نبی کہتا رہا اور پھر کہتا ہے میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی ایسی بے اختیاری نہ دیکھی نہ سنی گویا زبان تیرے منہ میں ایک علیحدہ جانور تھی تو تو چاہتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نبی کہے مگر تیری زبان کہتی تھی میں تو نہیں مانتی میں تو اشرف علی کو نبی کہوں گی مگر آپ کے پیر صاحب نے یہ کچھ نہ کہا بلکہ اسے تسلی دی کہ اس طرح پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی ہوتی ہے اور پھر اسے اس رسالہ میں چھاپا گیا۔ جس کا مقصود امت محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح بتایا گیا ہے جس سے صاف معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب ہر گز دعوائے نبوت کو کفر نہیں جانتے ہیں بلکہ چھاپ کر شائع کرنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سب مریدوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ اسے نبی و رسول کہا جائے لہٰذا جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی تسلی منظور ہو تو وہ اسی طریقہ پر عمل کرے اور متبع سنت ہونا نبوت کے کچھ مخالف نہیں۔ ہمارے مرزا صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضور کی سنت کا

اتباع کرنے کے صدقے میں نبوّت عطافرمائی گئی ہے بلکہ کامل اتباع سنت تو یہی ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نبی ورسول ہو کر امت کو ہدایت فرمائی ہے اسی طرح حضور کا غلام بھی حضور کے طفیل سے نبوت پاکر مخلوق کو ہدایت کرے تو تھانوی صاحب نے جو اپنے آپ کو متبع سنت کہا اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھ کو حضور کی غلامی اور حضور کی سنت کے کامل اتباع کے صدقہ میں نبوت ملی ہے. اگر مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا تو تھانوی صاحب نے بھی نبوت کا دعوی کیا اگر مرزا صاحب اس وجہ سے کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی اس وجہ سے کافر ہوں گے اگر ان کو آپ مسلمان مانتے ہیں تو انھیں بھی مسلمان ماننا پڑے گا۔

دیوبندی: جناب میں کس قدر تھوڑا بولتا ہوں اور آپ فضول باتوں میں وقت گزار دیتے ہیں۔ سنئیے جناب تمام علمائے دیوبند نے مزا صاحب پر کافر مرتد ہونے کا فتوی دیا ہے پھر ہم مرزا کو کیوں کر کافر نہ کہیں۔

قادیانی: جناب غور فرمایئے یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ علمائے بریلی نے علمائے دیوبند پر کافر مرتد ہونے کا فتوی دیا ہے۔

دیوبندی: اجی حضرت! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے مطلب یہ ہے کہ مرزا کے کافر ہونے پر علمائے بریلی وعلمائے دیو بند سب نے کفر کا فتوی دیا ہے اور مرزا کو دونوں گروہ کافر مرتد جانتے ہیں۔ کہیئے اب تو آپ کی سمجھ میں آیا؟

قادیانی: میں اب بھی آپ کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوں سے علمائے دیوبند کو تمام قادیانی و تمام علمائے بریلی سب کافر کہتے ہیں قادیانی صاحبان دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے اور علمائے بریلی دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک دیوبندی صاحبان اللہ ورسول کی توہین اور گستاخیاں کرتے ہیں تو آپ کا مطلب ہے کہ جس فریق کے کافر مرتد ہونے پر دو گروہ متفق ہوں وہ ضرور کافر ہے تو آپ اپنا اور تمام دیوبندی صاحبوں کا کافر مرتد ہونا تسلیم کیجئے۔

دیوبندی: آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں سنیے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے تمام علماے کرام نے بھی مرزا اوراس کے ماننے والوں پر کافر مرتد ہونے کا فتوی دیا ہے۔

قادیانی: مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے جن علماء نے ہم پر اور ہمارے مرزا صاحب پر کفر کا فتوی دیا ہے انھیں علماء نے آپ تمام دیوبندی صاحبوں پر اور آپ کے پیشواؤں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی خلیل احمد انبھٹی اشرف علی تھانوی صاحبان پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے اگر آپ اسے مانتے ہیں تو اسے بھی مانے اور اگر یہ فتویٰ آپ کے نزدیک غلط ہے تو اس فتوے کے صحیح ہونے کا ثبوت کیا ہے۔

یہاں تک گفتگو پہونچی تھی دیوبندی صاحب بالکل عاجز ہو چکے تھے قادیانی صاحب نے جو معلوم ہوتا ہے پہلے خود دیوبندی ہوں گے کیونکہ وہ دیوبندی عقائد سے پورے واقف تھے الزامی جوابوں سے دیوبندی صاحب کو بالکل مبہوت کر دیا تھا اب دیوبندی صاحب مجبوراً سخت کلامی و دشنام بازی پر آمادہ ہو گئے اور قریب تھا کہ چلتی ریل میں فساد ہو جائے یہ حالت دیکھ کر فقیر سے نہ رہا گیا اور فقیر نے یہ کہہ کر دونوں کو آپس میں لڑنے سے باز رکھا۔

فقیر: آپ دونوں صاحبان آپس میں کیوں لڑتے ہیں میرے نزدیک آپ دونوں صاحبان اس بات میں سچے ہیں۔

دیوبندی: غصّہ میں آکر میں تو ضرور سچا ہوں مگر اپنے اس قادیانی مردود کو کس طرح سچا کہہ دیا۔ آپ بھی قادیانی معلوم ہوتے ہیں۔

قادیانی: آپ ان کی بات پر توجہ نہ فرمائیں آپ اپنا فیصلہ ارشاد فرمائیں۔

فقیر دیوبندی سے مخاطب ہوکر: الحمد للہ کہ نہ میں قادیانی ہوں۔ نہ میں دیوبندی ہوں الحمد اللہ کہ سنی حنفی ہوں۔ آپ دونوی صاحبان بحث کر رہے تھے میں سن رہا تھا آپ نے کہا کہ قادیانی کافر ہیں۔ میں کہتا ہوں اس بات میں بیشک آپ سچے ہیں ضرور قادیانی کافر ہیں. ان صاحب نے فرمایا کہ

دیوبندی کافر ہیں میں کہتا ہوں کہ اس بات میں یہ بھی سچے ہیں ضرور دیوبندی کافر ہیں مرزا قادیانی کے جو کفریات آپ نے بتائے یقیناوہ سب کفر ہیں مگر آپ کے عاجز ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ ان کفریات کے سبب مرزا کو تو کافر کہتے ہیں اور ویسے ہی بلکہ ان سے بڑھ کر جب آپکے پیشواؤں کے کفر دکھائے جاتے ہیں تو آپ انھیں کافر نہیں کہتے اسی وجہ سے آپ کو ان قادیانی صاحب نے دبا لیا اور آپ جواب نہیں دے سکے۔

مگر میرے نزدیک تو دونوں کافر ہیں اور جس دلیل سے مرزا قادیانی کا کافر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے اسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فقیر کی اس تقریر کو سن کر دونوں صاحب خاموش و مست خواب خرگوش ہوگئے اور پھر ان دونوں صاحبوں نے کوئی مذہبی بحث نہیں چھیڑی اور راستہ بخیر وخوبی ختم ہو گیا وللہ الحمد۔ یہاں پر اس تقریر کے نقل کرنے سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دیو بندی لوگ جو قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں یہ محض ان کا تقیہ اور فریب ہے۔ ورنہ مرزا کے کفریات سے بڑھکر گندے کفریات خود دیوبندی دھرم میں داخل ہے۔

اگر اسلام کی ہمدردی سے مرزا پر کفر کا فتوی دیا ہوتا تو مرزا پر ایک بار فتوائے کفر دیا تھا دیوبندی دھرم کے ان پیشواؤں پر دس بار کفر کا فتوی دیتے۔

مگر وہاں تو مقصود محض مسلمانوں کو دھوکے دینا اور نئے نئے حلقۂ تزویر بنا کر ان سے مسلمانوں کی مسلمانی اور بھولے سنّیوں کی سنت کو پھانسنا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقہ میں ہر سنی مسلمان کو ان کے اور ہر بد مذہب کے مکر وفریب سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔

(ردالمہند، صفحہ ۱۰۳)

☆☆☆☆☆☆

حضرت حاتم اصم کے وصایائے مقدسہ (قسط آخر)

از:- اطیب العلماء مفتی محمد طیب قادری علیہ الرحمہ

آٹھواں فائدہ:

فرمان ربانی ہے:

وَ مَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ

اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

جو ہیں تجھ سے ان پر مت کر اعتماد

کافی ہے تیرے لیے رب العباد

ضروری تشریح

آج مسلمانوں کی کمزوری وہ زبوں حالی کا بہت بڑا سبب ایک یہ بھی ہے کہ مسبب الاسباب جل جلالہ کی طرف سے ہٹکر انکی نظر صرف ظاہری اسباب ہی پر رہ گئی آج ہمارے حکمراں حضرات بھی اسی بلا میں مبتلا ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم بحکم شریعت تمام بدمذہبوں بے دینوں سے مقاطعہ کر لیں تو ہم تھوڑے رہ جائیں گے ہمیں کامیابی کیوں کر ہوگی ہمارے مخالفین یہود و نصاری کے پاس قوت ہے طاقت ہے جمعیت ہے دولت ہے، ہمارے ہاتھ ان سب چیزوں سے خالی ہیں پھر ہم ان کے مقابلہ میں کیوں کر کامیاب ہونگے ان کو اس آیت ربانیہ سے سبق لینا چاہیۓ اور امریکہ جیسے ظالم و جابر ، اسلام دشمنوں کی جی حضوری و چاپلوسی سے باز آجانا چاہیۓ اور اللہ تبارک و تعالی پر بھروسہ رکھنا چاہئے جو اللہ تعالی پر بھروسہ کریگا اسے اللہ کافی ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور جسے اللہ کافی ہو اسے دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے اس کے دروازے پر آتے ہیں۔ اسی مضمون کو دوسری آیت کریمہ میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے:

فَلَا تَہِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَی السَّلْمِ ۖ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَ اللّٰہُ مَعَکُمْ وَ لَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ

یعنی تو اے مسلمانو! تم سست نہ ہو اور بدمذہبوں کافروں کو صلح واتحاد کی طرف مت بلاؤ اور تمہیں سب

پر غالب ہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال میں تم کو خسارا ہر گز نہ دیگا۔ اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالی:

وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

ایمان شرط اور اس کی جزا علو ہے۔ شرط کو چھوڑ کر جزا کا طالب ہونا انتہائی نادانی ہے۔ پوری بھول ہے کا مچوری کا ڈھنگ ہے اور ایسا ہی ہے جیسے بغیر وضو کے نماز کے لئے کھڑا ہو جانا اور ظہر کے وقت مغرب کی نماز پڑھ لینا کہ دیکھنے میں تو نماز ہے مگر در حقیقت نماز ہی نہیں، روٹی نہ کھانا پانی نہ پینا اور کہنا کہ یوں ہی پیٹ بھر جائیگا پیاس بجھ جائیگی کونسی عقلمندی ہے؟ کھانا پانی بھوک اور پیاس کی مصیبت کو دفع کرنے کے لئے عالم اسباب میں باذن الہی بمنزلہ شرط کے ہے۔ شرط کے بغیر مشروط کا خواہاں ہونا نفس کو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا ہے؟ اسی لئے تو اللہ تبارک و تعالی نے علو کے لئے ایمان کی شرط لگا دی ہے جب تک ایمان نہیں۔ جب تک نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا دامان عالی ہاتھ میں نہیں جب تک ان کا اسوۂ حسنہ پیش نظر نہیں جب تک احکام شریعت مطہرہ ملحوظ خاطر نہیں کسی قسم کا غلبہ و کامیابی ممکن نہیں، کسی قسم کی فلاح و بہبود اور کامرانی حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ذلت و خواری کا واحد علاج ایمان ہے۔ پستی و تنگدستی کا مجرب تریاق ایمان ہے، ہر قسم کی پیچیدگیوں کا سلجھانے والا ایمان ہے، ساری کشمکشوں سے نکال کر دینی ودنیوی ترقی کے بام کمال پر پہنچانے والا ایمان ہے، بلکہ فی الحقیقت دنیا و آخرت کی ہر خیر و برکت 'ہر فوز و فلاح 'ہر فتح و نصرت، ہر قسم کی کامیابی و کامرانی کا موجب ایمان ہے۔ اگر ایمان نہیں، اگر دامن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہاتھوں میں نہیں، اگر اسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پیش نظر نہیں اور احکام شریعت مطہرہ پر عمل نہیں بلکہ الٹی ان کی تذلیل و تضحیک کی جارہی ہے۔ تو حکومت کچھ نہیں طاقت و قوت کچھ نہیں، جدوجہد کچھ نہیں، سعی و عمل کچھ نہیں، خدمت خلق کچھ نہیں، تنظیم کچھ نہیں، اتحاد کچھ نہیں، سب بے

سرے راگ ہیں، سب جہنم کی تیاریاں ہیں، یہ سب خود کشی اور استہلاک ہیں۔ سب موت کے ساتھ لہو و لعب ہیں ان سے پیٹ کا دوزخ تو بھر جائیگا تن لباسی بظاہر اچھی طرح ہو جائیگی، دنیوی زندگی بظاہر اچھی طرح گزر جائیگی۔ مگر اسلام ترقی پذیر ہر گز نہیں ہو سکتا ان سے مسلمانوں کی بہتری ہر گز نہیں ہو سکتی۔

حضرت حاتم اصم کے آٹھ فائدوں کا خلاصہ جو حضرت نے ۳۳ برس میں حاصل کئے تھے۔

اول یہ کہ دنیا کے محبوب و معشوق قبر کے کنارے سے لوٹ آتے اور اسے قبر میں اکیلا چھوڑ دیتے ہیں تو نیک کاموں کو اپنا دوست بنائے تاکہ وہ اس کے ساتھ قبر میں جائیں اور وہاں اس کے مونس رہیں اور قیامت کی منزلوں میں اس کا ساتھ دیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اس زمانہ محبوب کی قسم بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔

دوسرے نفس کے خلاف کام کرے اور اس کے ساتھ جہاد میں کمر ہمت باندھے اور اس کی دوسری آرزو پوری نہ کرے تاکہ وہ اللہ تعالی کی طاعت و عبادت میں آرام پکڑے ارشاد ربانی ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانا۔

تیسرے یہ کہ جان رکھے کے روزی کی تقسیم ازل میں ہو چکی ہے اور اب کسی کو اس میں اختیار نہیں ہے اس لئے کسی پر حسد نہ کرے اور اللہ کی تقسیم پر راضی رہے اور اس بارے میں سب سے صلح رکھے اور اس دنیا کے لئے غیر ضروری کوشش میں رنج نہ اٹھائے۔ فرمانے الہی ہے ہم نے انہیں ان کی زندگی کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا

جبکہ قاسم رب ہے کفر اس کا گلہ

صبر کر ہے صبر مفتاح الصلہ

دیا جو حق نے اسی پر تو راضی دل سے رہ کہ مجھکو تجھ کو نہیں اختیار اس کے سوا۔

چوتھے یہ کہ جان رکھے اللہ عزوجل کے نزدیک عزت اور بزرگی تقویٰ اور پرہیزگاری کی

کثرت میں ہے نہ کہ صرف قوم۔ قبیلے اور مال کی کثرت و فضول خرچی میں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو زیادہ پرہیزگار ہے اور بے شک بھلا انجام پرہیزگاروں کا۔

پانچویں یہ کہ جو کچھ دنیا میں جمع کیا ہے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرے اور درویشوں کو دے اور خدائے تعالیٰ کی حفاظت میں سپرد کرے تاکہ اللہ تعالی کے حضور میں باقی رہے اور اس کے لئے آخرت کا توشہ اور پونجی اور مدد ہو اور یہ حاسدوں کے مال و جاہ کے سبب سے ایک دوسرے کو برا کہنے اور حسد رکھنے اور عیب لگانے سے امن میں ہو جائے اللہ عزجل نے فرمایا جو تمہارے پاس ہے ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

چھٹے یہ کہ شیطان اور نفس کو اور آدمیوں میں سے اس کے وسوسوں میں پھنسے ہوئے اس کے پچھ لگوؤں کو اور جو اس کے پچھ لگوئے ہیں ان کو دشمن جانے اس فرمان الٰہی کے سبب کہ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس اسے دشمن رکھو اور اس ارشاد نبوی علی صاحبہا و الصلاۃ والسلام کے مطابق تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو میں ہے پس نفس شیطان کو دشمن رکھے اور اس کے کہے پر نہ چلے اور اس کے پیچھے نہ لگے بلکہ اللہ تعالی کا فرمان مانے اور اسی کی عبادت و بندگی کرے کہ یہی سیدھا راستہ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد لیا نہ تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے۔

ساتویں یہ کہ روزی کی طلب میں بربادی کی حد تک پہنچی ہوئی کوشش نہ کرے اور اس وجہ سے حرام و شبہہ کی چیزوں میں نہ پڑے اور اپنے آپ کو ذلیل و خوار نہ بنائے بلکہ اللہ تعالی کی یاد میں مشغول رہے اور جان رکھے وہی میری روزی پہنچائیگا۔ اس لئے کہ اس نے میرے رزق کی اپنے کرم سے ضمانت فرمائی ہے۔ ارشاد فرماتا ہے اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور آسمان میں تمہارا رزق ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

خدا اسے بھی غافل ہے طائع نہیں

کہ جو بخت روزی پہ قانع نہیں

آٹھویں حصول رزق میں اپنے چاندی سونے گاؤں گراؤں پیسہ اور مزدوری اور اپنی طرح کی کسی مخلوق یا کسی اور چیز پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالی پر بھروسہ رکھے کہ وہی تمام سببوں کو سبب بنانے والا ہے۔ فرمان ربانی ہے جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے اور بہتر وکیل۔

نظم

رب پہ تکیہ کر نہ ہر گز ڈگمگا

رزق تیرا تجھ پہ عاشق ہے سوا

گر توکل ہے تو وہ خود آئیگا

گر کی بے صبری تو سر چکرائیگا

کوئی بھی دے اصل میں دیتا ہے رب

کرتے ہیں اس کی عطا سے فضل سب

جو ہیں محتاجی میں خود تیری مثال

کس لیے کرتا ہے تو ان سے سوال

(حضرت حاتم اصم کے وصایائے مقدسہ)

☆☆☆☆☆☆

فرمان ملک العلماء خلیفۂ اعلیٰ حضرت شاہ محمد ظفر الدین رضوی رضی المولیٰ عنہ فرماتے ہیں؛

وہابیہ اگر بغیر کسی اجرت کے مفت ہی وعظ کہیں بلکہ سامعین کے لئے اپنے پاس سے اجرت مقرر کر کے وعظ سنائیں تو بھی ان کا وعظ سننا حرام ہے کہ وہ عقائد باطلہ زائغہ کو بیان کریں گے۔ اور ان کا ضرر کفار کے ضرر سے اشد ہے۔ اور بالفرض کوئی وہابی صاحب خالی نماز، روزے ہی کا وعظ کریں جب بھی انہیں وعظ کے لئے بیٹھانا حرام ہے کہ منبر پر بٹھانا اور واعظ مسلماناں بنانے میں ان کی تعظیم ہے اور ہم کو ان کی توہین کا حکم دیا گیا ہے۔

فتاویٰ ملک العلماء، صفحہ ۳۱۵

مدیر: عبید حشمت علی
تزئین کار: محمد سہیل رضا حشمتی
April
2022

© Mahnama Hashmat Ziya
آر این آر آرٹس گلبرگہ